Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
فون ۲۲۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۷/۴۲ | جمعرات ۲، رجب ۱۴۱۲ھ، ۹، صلح ۱۳۷۱ ہش ۹، جنوری ۱۹۹۲ء | نمبر ۷

اپنی نصیحتوں کے اثر پر نظر رکھیں

"بعض لوگ اس رنگ میں نصیحت کرتے ہیں کہ گلے سے بات اتاری اور کہتے ہیں ٹھیک ہے ہم نے جو کہہ دیا کہہ دیا اب آگے تم جانو اور تمہارا کام جانے اور کچھ لوگ ہیں جو نصیحت کرنے کے بعد اس کے اثر کو دیکھتے ہیں۔ اثر نہیں پڑتا تو ان کا دل غم سے ہلکان ہونے لگتا ہے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دیکھو ایک طبیب جب نسخہ لکھ کر دیتا ہے تو اس کی پوری تعمیل کرنی چاہیئے ورنہ فائدہ سے ہاتھ دھوتے چاہئیں۔ ایک شخص اگر بجائے اس نسخہ کے تحریر کردہ امور کے اس کاغذ ہی کو دھو دھو کر پیئے تو اُسے فائدہ کی اُمید ہو گی؟ ہرگز نہیں۔ پس اسی طرح تم بھی ہماری ہر ایک بات پر قائم رہو۔ جھوٹی اور خشک محبت کام نہیں آتی بلکہ تعلیم پر پوری طرح سے عمل کرنا ہی کارآمد ہو گا۔ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کا سچّا ہے وہ بڑا رحیم و کریم اور ماں باپ سے بھی زیادہ مہربان ہے۔ مگر وہ دغا باز کو بھی خوب جانتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۵، ۱۸۶)

"سُنو ہماری یہ باتیں اس واسطے نہیں کہ ہم کسی کے ایمان کو کچھ بڑھا سکتے ہیں یا کسی دل میں کچھ ڈال سکتے ہیں۔ نہیں ہم کسی کے ایمان کو ایک جَو بھر بھی زیادہ نہیں کر سکتے۔ ہم صرف اس واسطے کہتے ہیں کہ اتنے جمع ہو شاید ہے کہ کسی کے دل کو کوئی بات پکڑ لے اور اس کی اصلاح ہو جاوے۔ توفیق تو سب اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ خدا تعالیٰ قادر ہے کہ کسی کے دل میں ایمان کی حقیقی جَڑ لگا دے اور پھر اُسے اُس کے ثمرات کھلاوے یا کسی کو اُس کی بدی کی وجہ سے قہر کی آگ سے ہلاک کرے۔ پس دُعا ہی کرنی چاہیئے تا اس کی توفیق شاملِ انسان ہو۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۷)

رپورٹ اجلاس مجلس نابینا

مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب سیکرٹری جنرل مجلس نابینا ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ چھ ارکان پر مشتمل ایک وفد مورخہ ۳۰ ردسمبر ۱۹۹۱ء صبح ۹ بجے صدر مجلس کی قیادت میں ربوہ سے فیصل آباد روانہ ہوا اور واپسی شام چھ بجے ہوئی۔

ایجنڈے کے مطابق کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت صوبائی صدر نے فرمائی پنجاب بھر کی ضلعی شاخوں کے کونسلروں نے شرکت کی۔ روایتی کارروائی کے علاوہ نابیناؤں کو در پیش مسائل پر قرار دادیں پاس کی گئیں۔ صوبائی تنظیم اور اس کی ضلعی شاخوں کی رپورٹ ہائے کارکردگی پڑھ کر سنائی گئیں۔ وفد مجلس نابینا کے ارکان نے بھی گفتگو میں بھرپور حصہ لیا۔ جو نہایت مؤثر ثابت ہوئی۔ مختلف جگہوں سے آئے ہوئے نابینا افراد سے ملاقاتیں کی گئیں۔

بچپن میں ہی بچوں کے اخلاق کی نگرانی کریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

"جب تک بچپن میں تربیت کامل نہ ہو۔ آئندہ نسل اخلاق فاضلہ نہیں سیکھ سکتی اور نہ وہ (دین حق) اور احمدیت کے حامل ہو سکتے ہیں۔ بچوں کو بچپن میں ہی خدا کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت (اقدس بانی سلسلہ) اور امام وقت کے متعلق کچھ کچھ واقفیت کرانی چاہیئے۔ سلسلہ کے نظام کا مختصر سا نقشہ ان کے ذہنوں میں قائم کرنا چاہیئے۔ یہ مت سمجھو کہ بچے سمجھتے نہیں۔ وہ بات کو خوب سمجھتے ہیں۔ پچھلے دنوں ہم دریا پر گئے۔ ایک مہمان عورت کی لڑکی میرے پاس آئی اس کی باتیں بہت پیاری معلوم دیتی تھیں اور بعض دفعہ بہت سنجیدگی سے وہ باتیں کرتی تھی۔ میں نے اس سے پوچھا۔ تم کس کی بندی ہو۔ کہنے لگی۔ خدا کی بندی ہوں۔ پھر میں نے پوچھا۔ مرید کس کی ہو۔ جواب دیا خدا کی۔ میری لڑکی امۃ العزیز یہ سن کر ہنس پڑی۔ میں نے اس سے پوچھا۔ تم کیوں ہنسی ہو۔ کہنے لگی یہ کہتی ہے میں مرید خدا کی ہوں۔ میں نے اس سے پوچھا بتاؤ تم کس کی مرید ہو تو اس نے بڑے زور سے کہا۔ میں اباجان کی۔ چونکہ اس کے کان میں یہ بات پڑتی رہی ہے۔ اس لئے وہ اس لڑکی سے سن کر کہ میں خدا کی مرید ہوں سمجھ گئی کہ اس نے غلط کہا ہے تو یہ بات صحیح نہیں کہ بچہ سمجھ نہیں سکتا۔ جس قسم کی بات بچے کے کان میں ڈالی جائے۔ وہ اپنی استعداد کے مطابق سمجھ سکتا اور سیکھ سکتا ہے۔ اگر اس کے ذہن میں دین کی، سلسلہ کی مختصر باتیں ڈالی جائیں تو بچہ ان کو اپنے ذہن میں قائم رکھ سکتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم اگر بچپن میں بچے کی تربیت نہیں کرتے۔ صرف

باقی صفحہ ۵ پر

وفات یافتہ بزرگوں کو تحریکِ جدید میں شامل کریں

اگر آپ اپنے وفات یافتہ بزرگوں کے احسانات کا بدلہ چکانا چاہتے ہیں اور ثواب دارین حاصل کرنے کے متمنی ہیں تو اپنے وفات یافتہ بزرگوں کی طرف سے بھی چندہ تحریک جدید ادا کرنے کا اہتمام فرما کر اس صدقہ جاریہ میں ان کو شریک کریں۔ یہ آپ کی احسان شناسی ہو گی۔ اس میں ہر دفتر کے بزرگوں کو شامل کیا جا سکتا ہے۔ صرف دفتر اوّل کی تخصیص پر حصر نہ کیا جائے۔

(وکالت مال اوّل)

کیا آپ اپنے بچّوں سے بھی چندہ تحریک جدید دلواتے ہیں یا نہیں۔ انہیں چندہ دینے کی عادت ڈالیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۹ صلح ۱۳۷۱ ہش ۹ جنوری ۱۹۹۲ء

ہر احمدی داعی الی اللہ بنے

دعوت الی اللہ کا تجربہ نہ ہو تو دعوت الی اللہ کا آغاز کرتے ہوئے ڈر لگتا ہے۔ میں کسی کو کیا بتاؤں کوئی مجھ سے کیا پوچھے گا اور جو کچھ وہ پوچھے گا اگر مجھے وہ بات نہ آئی یعنی میں اس کی بات کا جواب نہ دے سکا تو میری کیا کیفیت ہوگی اور پوچھنے والا میرے متعلق کیا سوچے گا۔ لیکن یہ سب باتیں ناتجربہ کاری کی ہیں۔ اور اس بات سے لاعلمی کی کہ دعوت الی اللہ ہے کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ جب انسان دعوت اللہ میں کود ہی پڑتا ہے تو اسے احساس ہوتے لگتا ہے کہ یہ کام تو ہے ہی بہت آسان۔ لیکن یہ ضرور معلوم ہونا چاہیئے کہ دعوت الی اللہ ہے کیا۔ دعوت الی اللہ ہے اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کا نام۔ ہمیں صرف لوگوں کو یہ بتانا ہے کہ ان کا ـ اور ہم سب کا ـ ایک خدا ہے۔ البتہ یہ بتانا ضروری ہوگا کہ ہے وہ کیسا خدا اور یہ بتاتے کے لئے کہ وہ کیسا خدا ہے سب سے پہلے ہمیں خود معلوم ہونا چاہیئے۔ ایک دفعہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یوروپ میں احمدی دوستوں کو اس بات کی طرف متوجہ فرمایا تھا کہ لوگوں کو ہم نے صرف خدا دینا ہے لیکن خدا دینے کے لئے پہلے ہمیں خود خدا کو حاصل کرنا ہوگا۔ اگر ہماری زندگیوں میں خدا ہوگا تو ہم لوگوں کو خدا دے سکیں گے۔ گویا کہ دعوت الی اللہ کی سب سے اہم اور سب سے جبری ضرورت یہ ہے کہ ہم خدا کو اپنی زندگیوں میں داخل کریں اور پھر ہمیں جو بھی خدا تعالیٰ کی ذات کا تجربہ ہو وہ دوسروں کے سامنے پیش کریں اور اگر فی الواقع دعوت الی اللہ یہی کچھ ہے تو کون کہتا ہے کہ یہ کام مشکل ہے۔ ہم نے خدا کو کیسا پایا ہے۔ ہم سے خدا کا کیا سلوک ہے۔ خدا کس طرح ہر آن ہماری مدد کرتا ہے۔ ہماری ضرورتیں پوری کرتا ہے۔ ہماری پشت پناہی کرتا ہے۔ ہمارے دوستوں کی مدد کرتا ہے۔ ہمارے دشمنوں سے ہمیں بچاتا ہے۔ یہ ساری باتیں ہم میں سے ہر شخص کے تجربہ میں آچکی ہیں۔ انہی باتوں کا ذکر اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کو بلانے کے مترادف ہے۔

آج اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے کی ضرورت کے متعلق حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

”جتنی ضرورت زیادہ بڑھتی ہے اتنے پیمانوں میں بھی لچک پیدا ہوتی چلی جاتی ہے۔ آج اس بات کی ضرورت ہے کہ جماعت احمدیہ دعوت الی اللہ کے نظام کو بہت زیادہ سنجیدگی کے ساتھ جاری کیا جائے اور صرف صاحبِ علم لوگ ہی اس نظام سے منسلک نہ ہوں بلکہ کم علم والے بھی ہر قسم کے احمدی دعوت الی اللہ کے کام میں پوری طاقت کے ساتھ اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ شامل ہونے کی کوشش کریں۔“

دل ہمارا دکھاؤ گے لیکن
مسکراہٹ نہ چھین پاؤ گے
ایک دن آئے گا ہمارے گیت
تم سنو گے بھی اور گاؤ گے

ــــــ ابوالاقبال

پند برائے خود

کیوں کہتے ہو ایسا نہیں ویسا نہیں کرتے
یوں کر کے نصیحت کوئی اچھا نہیں کرتے

ہر حال میں کرتے ہیں ادا شکرِ الٰہی
اور شکوہ زباں پر کبھی لایا نہیں کرتے

پورے کرو ہر حال میں قول اپنے عزیزو!
مردانِ خدا قول کو بھولا نہیں کرتے

اُٹھ جایئے جب دین پہ ہو طعن و تمسخر
ایسی کسی مجلس میں تو بیٹھا نہیں کرتے

دینداری و تعلیم و شرافت کو بھی دیکھو
دُلہن میں فقط حُسن کو دیکھا نہیں کرتے

دیکھو جو حسیں چہرہ تو نظروں کو جُھکا لو
دوبارہ کبھی اُس کا نظارا نہیں کرتے

کم سونا ہو کم کھانا ہو اور اس کے علاوہ
بے مقصد و بیفائدہ بولا نہیں کرتے

سب مِل کے جماعت میں جُھکو پیشِ خداوند
یہ فرض ادا گھر پہ ہی تنہا نہیں کرتے

کچھ وقت مناجات و دُعا کے لئے یارو!
شب بھر پڑے غفلت ہی میں سویا نہیں کرتے

ہر لحظہ اسیروں کو دعاؤں میں رکھو یاد
یہ درد کا رِشتہ ہے بھُلایا نہیں کرتے

میجر منظور احمد

کتاب برائے مطالعہ خدام ــــ ماہ جنوری ــــ تحفہ غزنویہ حضرت بانی سلسلہ
ــــــــــــــــ (مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں ذہین طلباء کو اعزازات کی تقسیم کی پہلی تقریب

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۱ء کے موقع پر ۸ طلبہ کو اوّل، ۵ طلبہ کو دوم اور ایک طالب علم کو سوم آنے پر

حضرت امام جماعت احمدیہ نے سرٹیفکیٹس عطا فرمائے

اس سے قبل صد سالہ جوبلی کے تعلیمی منصوبہ کے تحت ۱۰ تقاریب میں ۵۸ تمغہ جات دیئے جا چکے ہیں

جلسہ سالانہ قادیان کے آخری روز ۲۸ دسمبر ۱۹۹۱ء بروز ہفتہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف امتحانوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے ذہین احمدی طلبہ و طالبات یا ان کے نمائندوں میں سرٹیفکیٹ تقسیم فرمائے۔ یاد رہے کہ اس سے قبل نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو تمغہ جات تقسیم کئے جاتے تھے۔ اس سال بعض مجبوریوں کی وجہ سے تمغوں کے استحقاق کے سرٹیفکیٹ تقسیم کئے گئے۔ اس سے قبل تمغہ جات کی دس تقاریب منعقد ہو چکی ہیں۔ جن میں ۵۸ طلباء و طالبات میں انعامی تمغہ جات تقسیم کئے جا چکے ہیں۔ موجودہ تقریب اس سلسلہ کی گیارہویں تقریب تھی جو آٹھ سال کے بعد منعقد ہو رہی تھی۔ دسویں تقریب ۱۹۸۳ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ میں منعقد ہوئی تھی۔ موجودہ تقریب امامت رابعہ کی تیسری تقریب تھی۔ اس تقریب کی خاص خصوصیت یہ تھی کہ یہ قادیان میں منعقد ہونے والی پہلی تقریب تھی۔ اس تقریب میں تیرہ ۱۳ طلباء و طالبات یا ان کے نمائندوں کو سرٹیفکیٹ دیئے گئے۔

محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ناظر تعلیم ربوہ نے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کے ناموں کا اعلان کیا۔ جونہی کسی طالب علم کا نام لیا جاتا وہ یا اس کے نمائندہ سٹیج پر حاضر ہوتے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ان سے مصافحہ فرماتے اور ان کا سرٹیفکیٹ انہیں عطا کرتے ہوئے (اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے) کہتے۔ قادیان کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جن طلباء و طالبات کو سرٹیفکیٹ دیئے گئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) عزیز مصلح الدین ابن مکرم محمد علیم الدین صاحب آف اسلام آباد ایم ایس سی اکنامکس کے فائنل امتحان ۱۹۸۲ء میں قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں اوّل آئے۔ عزیز موصوف چونکہ قادیان تشریف نہیں لا سکے اس لئے ان کے والد محترم نے انکی جگہ سرٹیفکیٹ وصول کیا۔

(۲) عزیز خالد مرزا ابن مکرم مرزا منظور احمد صاحب آف کراچی الیکٹریکل انجینئرنگ (بی ای) کے فائنل امتحان ۱۹۸۲ء میں این ای ڈی یونیورسٹی کراچی میں اوّل آئے۔ عزیز موصوف چونکہ قادیان تشریف نہیں لا سکے اس لئے ان کے نانا مکرم محترم مرزا عبدالحق صاحب نے ان کی جگہ سرٹیفکیٹ وصول کیا۔

(۳) عزیز محمود اکبر ابن مکرم چوہدری نور احمد صاحب آف لاہور بی ایس سی اپلائیڈ جیالوجی کے فائنل امتحان ۱۹۸۳ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے اوّل آئے عزیز موصوف نے ۱۹۸۵ء میں بھی پنجاب یونیورسٹی لاہور ہی سے ایم ایس سی اپلائیڈ جیالوجی کے فائنل امتحان میں بھی اوّل پوزیشن حاصل کی۔ اسی طرح عزیز موصوف ۲ دو سرٹیفکیٹ کے مستحق قرار پائے۔ چونکہ وہ خود تشریف نہیں لے جا سکے تھے اس لئے اُن کی جگہ پر ان کے والد محترم نے سرٹیفکیٹس وصول کئے۔

(۴) عزیزہ خالدہ سولنگی بنت مکرم نذیر احمد صاحب سولنگی آف ربوہ ایم۔ ایس سی زوالوجی کے فائنل امتحان ۱۹۸۳ء میں پنجاب یونیورسٹی سے اوّل آئیں۔ عزیزہ چونکہ خود تشریف نہیں رکھتی تھیں اس لئے ان کی جگہ ان کے والد محترم نے سرٹیفکیٹ وصول کیا۔

(۵) عزیز منصور احمد چغتائی ابن مکرم طاہر احمد صاحب چغتائی آف ساہیوال انٹرمیڈیٹ کے فائنل امتحان ۱۹۸۴ء میں ملتان بورڈ میں اوّل آئے۔ عزیز چونکہ خود حاضر نہیں تھے اس لئے انکے ماموں مکرم میاں محمد افضل صاحب نے سرٹیفکیٹ وصول کیا۔

(۶) عزیزہ کوکب منیرہ بنت مکرم علی حیدر صاحب آف دوالمیال ایم۔ اے اکنامکس کے فائنل امتحان ۱۹۸۶ء میں بلوچستان یونیورسٹی میں اوّل آئیں۔ عزیزہ چونکہ خود تشریف نہ لا سکیں اس لئے ان کی جگہ ان کے بھائی مکرم ڈاکٹر ملک مدثر احمد صاحب نے سرٹیفکیٹ وصول کیا۔

(۷) عزیز عبداللطیف ابن مکرم عبدالمجید صاحب آف اسلام آباد ایم۔ ایس سی اکنامکس کے فائنل امتحان ۱۹۸۶ء میں قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں اوّل آئے۔ عزیز چونکہ خود جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت نہ کر سکے اس لئے ان کی جگہ ان کے بھائی مکرم عبدالرشید صاحب نے سرٹیفکیٹ وصول کیا۔

(۸) عزیز منور احمد بھٹی ابن مکرم عبدالسمیع صاحب آف کنری ضلع تھرپارکر ایم۔ اے اسلامک ہسٹری کے فائنل امتحان ۱۹۸۱ء میں کراچی یونیورسٹی میں دوئم آئے۔ عزیز خود جلسہ سالانہ میں شمولیت کر رہے تھے اس لئے انہوں نے خود حضورِ انور سے اپنا سرٹیفکیٹ وصول کیا۔

(۹) عزیز اعجاز احمد رؤف ابن مکرم عبدالجبار صاحب آف ربوہ ایم۔ ایس۔ سی فزکس کے فائنل امتحان ۱۹۸۳ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور میں دوئم آئے۔ چونکہ عزیز موصوف جلسہ سالانہ میں شامل نہیں تھے اس لئے ان کی جگہ پر ان کے بھائی مکرم افضال احمد رؤف صاحب نے سرٹیفکیٹ وصول کیا۔

(۱۰) عزیز ڈاکٹر حامد محمود ابن مکرم ایم۔ کے ملک صاحب آف راولپنڈی بی۔ ڈی۔ ایس کے فائنل امتحان ۱۹۸۴ء میں پشاور یونیورسٹی میں دوئم آئے۔ عزیز چونکہ خود جلسہ سالانہ میں شامل تھے اس لئے انہوں نے خود حضور ایدہ اللہ سے اپنا سرٹیفکیٹ وصول کیا۔

(۱۱) عزیز سید غلام احمد فرخ ابن مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناصر آف ربوہ انٹرمیڈیٹ کے فائنل امتحان ۱۹۸۵ء میں سرگودہا بورڈ میں سوئم آئے۔ عزیز چونکہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت نہ کر سکے۔ اس لئے ان کے والد محترم نے ان کی جگہ پر سرٹیفکیٹ وصول کیا۔

(۱۲) عزیز بشارت احمد ابن مکرم محمد یوسف صاحب آف چک نمبر ۹۶ گ ب ضلع فیصل آباد ایم۔ اے تاریخ کے امتحان ۱۹۸۷ء میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں دوئم آئے۔ عزیز چونکہ خود جلسہ سالانہ میں شامل نہیں تھے اس لئے ان کی جگہ پر ان کے ماموں مکرم حکیم دین محمد صاحب نے سرٹیفکیٹ وصول کیا۔

(۱۳) عزیز محمد انور ندیم ابن مکرم محمد اسلم شریف صاحب آف ملتان ایم۔ اے ایجوکیشن کے فائنل امتحان ۱۹۸۹ء میں بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان میں دوئم آئے۔ عزیز چونکہ جلسہ سالانہ میں شمولیت نہ کر سکے اس لئے ان کی جگہ پر ان کے چچا مکرم حافظ محمد اکرم صاحب نے سرٹیفکیٹ وصول کیا۔

اس تقریب میں (۸) اوّل (۵) دوئم اور (۱) سوئم سرٹیفکیٹ تقسیم ہوئے۔

آپ کا خط ملا

مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قمر ربوہ سے لکھتے ہیں:-

جلسہ سالانہ قادیان میں حضور ایدہ اللہ کی تقاریر سے آپ نے روزانہ احباب جماعت کو آگاہ رکھا۔ خاکسار اس اہم خدمت اور بیش رفت پر روزنامہ الفضل کے تمام عملہ کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔ کل الفضل کا جلسہ سالانہ نمبر پڑھنے کا موقعہ ملا۔ سارے مضامین ہی اچھے تھے مگر "قادیان کی سحر انگیز خطابات کی یادیں" اس پرچہ کی جان تھا۔ حضرت فضل عمر کی خطابت کو اس انداز میں بیان کیا گیا ہے جیسے ہم ان کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں۔ ان کا یہ مضمون دل میں اترتا جا رہا تھا۔ خاکسار نے اس مضمون کو دو بار پڑھا ہے۔ اور بار بار پڑھنے کو دل چاہتا ہے۔ محترم میاں محمد افضل صاحب کے لئے دعا ہے اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

جمعہ کے روز نہا دھو کر صاف ستھرے کپڑے پہن کر بیت الذکر میں جائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خورشید عطا صاحبہ بتوسط مکرم سمیع اللہ سیال صاحب وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ

واقفینِ نو کے والدین کیلئے ہدایات

چند نکات جو ہر واقفِ نو کی والدہ کو مدنظر رکھنے چاہئیں۔

چوتھا دور

دو سال سے چار سال کی عمر تک

جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے کہ بچہ تقلیدی جبلت کے تحت ہر وہ چیز سیکھے گا جو وہ دیکھتا ہے۔ نیز یہ کہ اس کی قوت حافظہ بہت تیز ہوتی ہے۔ اس میں غیر معمولی طاقت (ENERGY) ہوتی ہے۔ جس کو وہ ہر وقت حرکت کی حالت میں رہ کر مسلسل بول کر خارج (DISCHARGE) کرتا رہتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے، سیکھتا ہے اور ان تجربات کو زندگی بھر کے لئے محفوظ کر لیتا ہے دوسرے الفاظ میں اس کی مکمل تربیت کا آغاز گھر کے ماحول اور افراد خانہ کے عملی نمونہ اور کردار سے ہو جاتا ہے۔ اس کی شخصیت پر براہِ راست گہرا اثر ثبت ہو جاتا ہے۔

اگر مندرجہ ذیل نکات بھی مدنظر رکھے جائیں اور ذرا سی احتیاط برتی جائے تو مثبت نتائج برآمد ہوں گے۔ (اگر اللہ نے چاہا تو) مثلاً۔

حسد سے بچانے کے لئے سب بچوں سے یکساں سلوک کریں۔ واقفِ نو کو غیر ضروری ترجیح نہ دیں۔ تاکہ وہ نہ تو احساس برتری کا شکار ہو۔ اور نہ ہی دوسرے بہن بھائی احساس کمتری کا شکار ہوں اور نہ ہی واقفِ نو کمتری کا شکار ہو۔ اور نہ ہی واقفِ نو کمتری کا شکار ہو کر دوسرے بچوں سے حسد کرنے لگے۔ اور زیادہ شدید حالات میں نفرت کرنے لگے۔ (یاد رہے کہ غیر معمولی رویہ (ABNORMALITY) صرف نفرت اور محبت کے درمیان کشمکش کی حالت میں پیدا ہوتا ہے) اس عمر میں ذہنی بصیرت کا فقدان ہونے کی وجہ سے بعض اوقات وہ معاملہ کی اصل نوعیت کو سمجھے بغیر احساسِ محرومی کا شکار ہو جاتا ہے اور اس کے اثرات ساری عمر باقی رہتے ہیں۔

ضد سے بچانے کے لئے اسے مناسب توجہ دیں۔ اکثر بچہ NEGLECT (بے توجہگی) کی وجہ سے ضد کرتا ہے۔ ضد کی نوبت ہی نہ آنے دیں۔ اگر جائز یا بے ضرر خواہش ہو تو جلد پوری کر دیں۔ دوسری صورت میں اس کی تشفی کسی اور صورت میں کی جائے۔ اگر بفرضِ محال بچہ ضد پر اتر ہی آئے تو اس کی ضد پوری کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ یہ بات اسی انداز میں منوانے کا عادی ہو جائے گا۔ ایک ماہر نفسیات PARLOVE کی زبان میں ضد کی CONDITIONING یعنی فطرت ثانیہ بن جانے کا خطرہ لاحق رہے گا۔ وقت صبر کا اہم جزو ہے یہ وقت جتنا طویل ہوگا۔ اتنا ہی صبر کا مادہ پیدا ہوگا۔ مثلاً پھل خریدا گیا ہے بچہ فوراً مانگے گا۔ اسے سمجھائیں کہ یہ دھوئے جائیں گے۔ پھر کھانے کے بعد کھائے جائیں گے۔ اسی طرح باقی مطالبات بھی کبھی جلد پورے کریں کبھی دیر سے۔ اور بعض مطالبات نہ بھی پورے کریں۔ مثلاً چاند کا مطالبہ جو کبھی پورا ہو ہی نہیں سکتا۔

دوسرا طریق یہ ہے کچھ مقدار چیز کی بچہ کو دے دی جائے۔ اور باقی کے لئے اسے سمجھائیں کہ اب وہ کل ملے گی یا شام کو ملے گی۔ اس انتظار میں صبر کرنا سیکھ جائے۔ کبھی اسے کہا جائے کہ دوسرے بہن بھائی سکول سے واپس آئیں گے تو اس وقت چیز ملے گی۔ اس طریق سے اسے صبر کرنے کے ساتھ دوسروں کے ساتھ SHARE (حصہ بانٹنے) کرنے کی عادت بھی پڑے گی۔ مل جل کر بانٹ کر کھانے کی تربیت بھی ملے گی۔

صبر اتنا زیادہ نہ کروایا جائے کہ بچہ ضد پر آجائے۔ اس موقع پر "انفرادی اختلافات" کے نظریہ کو مدنظر رکھا جائے۔ کوئی بچہ زیادہ دیر تک صبر کر سکے گا۔ کوئی تھوڑی دیر اور کوئی بے صبر بچہ ضد پہ آجائے گا۔

غصہ برداشت کرنے کی عادت ڈالنے کے لئے بچہ کو غصہ کی نوبت ہی نہ آنے دیں۔ ضد میں رونا دراصل غصہ کی علامت ہے۔ ضد سے محفوظ رکھنے کا ذکر پہلے آچکا ہے۔ اس لئے غصہ سے بچانا درحقیقت اس کیفیت کا موقع ہی نہ آنے دینا ہے۔ اسی طرح دیگر منفی جذبات پر قابو پانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بچہ اس AGITATED STATE (دھڑکی ہوئی حالت) سے ناآشنا ہی رہے۔ دھڑکے ہوئے جذبوں کو کنٹرول کرنا مشکل ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ ان کو مشتعل نہ ہونے دیا جائے منفی جذبوں کے لئے ارتقائی CHANNELS (راستے) ڈھونڈنے ہوں گے۔ بعد میں سیلاب پر بند باندھنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہوگا۔

عزم و ہمت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ بچوں کی بے ضرر سرگرمیوں میں روک ٹوک نہ کی جائے۔ بلکہ انہیں آسانی بہم پہنچائی جائے۔ اور رہنمائی کی جائے۔ مثلاً ہر بچہ کو سیڑھیاں چڑھنے کا بہت شوق ہوتا ہے۔ اور ہر ماں اس موقعہ پر خوف زدہ ہو جاتی ہے۔ جونہی بچہ رینگنا شروع کرتا ہے۔ وہ سیڑھیاں چڑھنا چاہتا ہے۔ بعض دفعہ چوٹ بھی لگ جاتی ہے ایسے موقع پر چیخ و پکار اور وحشت کا اظہار نہ کریں بلکہ حوصلہ افزائی کریں۔ خود حفاظت کے لئے تیار رہیں۔ گرنے پر واویلا کرنا پریشانی کا اظہار اس کو پست ہمت بنا دے گا۔ بے ضرر سرگرمیوں پر خواہ مخواہ ٹوکنے سے خوف دلانے اور ڈرانے سے بچہ بزدل ہو جائے گا۔ ساری عمر کشمکش کا شکار رہے گا۔ کوئی بھی نیا قدم اٹھانے اور کوئی کام شروع کرنے سے قبل تذبذب کا شکار ہو جائے گا۔ خوف کا احساس اس پر غالب رہے گا۔

غناء پیدا کرنا اور صبر کا جذبہ پیدا کرنا تقریباً ہم معنی چیزیں ہیں۔ بعض مائیں بچوں کا ندیدا پن دور کرنے کے لئے انہیں سیر کرنا چاہتی ہیں بلکہ اس سے لالچ اور ہوس پیدا ہوتی ہے۔ لالچ اور ہوس سے محفوظ کرنے کے لئے صبر کی تربیت ہی کافی ہے۔ موجودہ دور میں بچہ کی ہر خواہش پوری کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس کے نتائج بالکل منفی پیدا ہوتے ہیں بچہ کی ہر خواہش پوری کرنے کے نتیجہ میں لالچ ہوس۔ بے صبری بعد میں ضد، غصہ، نفرت سب اسی وجہ سے ہے۔

بچے کی ہر خواہش پوری کرنے کے نتیجہ میں بچہ عملی دنیا میں ناکام انسان بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ اور احساس محرومی کا شکار بھی۔ کیونکہ حقیقی دنیا میں ایسا نہیں ہوتا کہ جو خواہش پیدا ہو وہ پوری بھی ہو۔ بلکہ ہر جگہ رکاوٹ میں ناموافق حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جدوجہد کے بعد بھی ضروری نہیں کہ سو فی صد کامیابی حاصل ہو۔

اس لئے بچہ کو تربیت دینی ہو گی۔ کہ اس دنیا میں تمام خواہشات پوری نہیں ہوتیں۔ کوئی خواہش پوری ہوتی ہے۔ اور کوئی نہیں ہوتی۔ اس لئے بڑی حکمت عملی کی ضرورت ہے کہ بچہ ضد بھی کرے اور مثبت انداز میں اس بات کو قبول کرے کہ کبھی کبھی کوئی چیز نہیں بھی ملتی۔

قناعت بھی مندرجہ بالا نکتہ سمجھنے سے ہی پیدا کی جا سکتی ہے۔ بچہ کو جو دینا ہے وہ دے کر سمجھا دیں کہ بس تمہارا حصہ اتنا ہی ہے اس سے زیادہ نہیں ملے گا۔ جب وہ اپنے حصہ پر اکتفا کرنا سیکھ لے گا۔ اس میں آہستہ آہستہ قناعت کرنے کی عادت بھی پیدا ہو جائے گی۔

امانت و دیانت کی صفت بچہ کی صفت سے فی الحال باہر ہے مگر وہ سیکھ سکتا ہے کہ جب کوئی کھلونا یا کوئی چیز اسے دی جائے کہ اس سے کھیلو۔ کھیلنے کے بعد اس سے مانگ لیں اسے یقین دہانی پر اسے جب چاہے گا مل جائے گی۔ دوبارہ دیں۔ پھر واپس لے لیں۔ اس طریقہ سے وہ رکھی ہوئی چیز یا لی ہوئی چیز واپس دینا سیکھ لے گا۔

اطاعت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اپنی بات بھی حکمت عملی سے منوائی جائے۔ ورنہ اس دور میں اطاعت گذار والدین پائے جاتے ہیں۔ بچے نہیں۔ ادھر بچے نے کوئی مطالبہ کیا ادھر اسے پورا کر دیا گیا۔ اس طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ بچہ سے چھوٹے چھوٹے کام کروائے جائیں چاہے بلا ضرورت ہی ہوں۔ مثلاً یہ چیز وہاں رکھ دو۔ وہ چیز لے آؤ۔ اس چیز کو نہ چھیڑو۔ اس قسم کی پریکٹس سے اسے کہنا ماننے کی عادت ہو گی۔

مانٹی سوری طریقہ تعلیم کی خوبیوں کو اپنانا ہو گا۔ اور اس کی خامیوں کو دور کرنا ہو گا۔ مندرجہ بالا تعلیمی و تربیتی و اخلاقی اور دینی امور پر مبنی خصوصیات کو مثبت مانٹی سوری طریقہ تعلیم سے ہم آہنگ کر کے ایک نیا تعلیمی طریقہ یا نصاب بنانا ہوگا۔

مانٹی سوری طریقہ تعلیم کی ایک بڑی

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سعید احمد چٹھہ ۔ کینیڈا

محترم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب

ڈاکٹر صاحب کو مجھے ان دنوں دیکھنے کا موقعہ ملا جب میں تعلیم الاسلام کالج میں طالب علم تھا آپ شعبہ فزکس کے انچارج تھے۔ انہی دنوں کالج کے فزکس کی اعلیٰ تعلیم کے ادارے نیو کیمپس کی تعمیر ہو رہی تھی اور فزکس کے ایم۔ ایس۔ سی کے شعبہ میں تدریس کا آغاز کرنے کے مراحل مکمل ہو رہے تھے۔ آپ کالج میں اکثر آتے جاتے، تیز تیز چلتے اور اپنی گاڑی پر بھاگ دوڑ کرتے ہوئے نظر آتے تھے۔ ان دنوں آپ کو دیکھ کر یہ اندازہ کرنا مشکل نہ تھا کہ آپ کسی خاص پروجیکٹ پر کام کر رہے ہیں۔

انہی دنوں کوٹ وسایا کے ساتھ ربوہ کے دوسرے کونے پر دیکھتے ہی دیکھتے ایک منفرد ادارے نیو کیمپس کی تعمیر نظر آنے لگی جو اس پورے علاقہ میں ایک عجوبہ کی حیثیت رکھتی تھی۔ ایک بڑے رقبہ پر صاف سڑکیں گراؤنڈز پھول دار پودے، پھل دار درخت سرسبز فصلیں، چلتے ہوئے پانی سب کو بھلے اور خوب صورت نظر آتے تھے۔ اسی رقبہ کے درمیان میں ایک بڑی دو منزلہ کچھ تعمیر شدہ اور باقی زیر تعمیر عمارت بہتوں کو حیرت میں ڈالتی تھی، اسی عمارت میں فزکس کی ایم۔ ایس۔ سی کی کلاسیں اور لیبارٹری میں سائنسی سامان کی فراوانی اور بھی حیرت زدہ کرتی تھی۔ اس کیمپس سے خان صاحب کا نام کچھ یوں ملا ہوا ہے کہ ایک نام لیں تو دوسرا نام خود بخود سامنے آجاتا ہے۔

مجھے کالج میں بطور لیکچرار کام کرنے کا موقعہ ملا تو خان صاحب سے واقفیت بھی پیدا ہوئی۔ یہ واقفیت ایک خاص تعلق اختیار کر گئی جب کالج میں گجرات سے چوہدری یعقوب صاحب پرنسپل بن کر کالج آگئے۔ یعقوب صاحب نیو کیمپس دیکھنے کے لئے گئے تو مجھے بھی ساتھ جانے کا موقعہ ملا۔ نیو کیمپس کے ماحول سے آپ کو گہری دلچسپی پیدا ہوئی۔ عمارت کے اندر جاتے ہی بڑے دوستانہ رنگ میں خان صاحب سے پوچھنے لگ گئے کہ اتنی بڑی عمارت، اس کی آبادی اور سائنسی سامان کا خرچ آپ کی جماعت نے کیسے اٹھایا۔ خان صاحب نے اس کے جواب میں اِک درد بھری داستان کو بڑے جذبات کے ساتھ سنایا۔

نیو کیمپس کی تعمیر کی کہانی سناتے ہوئے خان صاحب نے یعقوب صاحب کو بتلایا۔ اس سارے منصوبہ کی تکمیل کے پیچھے اس وقت کے امام جماعت احمدیہ (الثالث) کی پرعزم شخصیت کا ہاتھ ہے۔ یہ منصوبہ اس وقت شروع ہوا جب آپ تعلیم اسلام کالج کے پرنسپل تھے اور حسن اتفاق سے صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے صدر بھی آپ تھے۔ جماعت کے وسائل سے جماعت کے اور اہم شعبہ جات بھی اخراجات چاہتے تھے مگر آپ تعلیم کی اہمیت اور ربوہ کو تعلیم کا اہم مرکز بنانے کے عزم کو اتنا مؤثر رنگ میں پیش کرتے کہ انجمن کے ممبران قائل ہو جاتے اور جماعت کے وسائل کا بہت سا حصہ اس عظیم منصوبہ کی تکمیل کے لئے کئی سال خرچ ہوتا رہا۔ خان صاحب نے حضرت امام جماعت (الثالث) کی اس پورے منصوبہ سے گہری دلچسپی کا حال بیان کرتے ہوئے ایک سائنسی پیمانے کے ایک سٹینڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتلایا کہ اس پیمانہ کی شروع سے ہی یہ شکل نہ تھی جو اب آپ کو نظر آ رہی ہے۔ شروع میں اس سٹینڈ کے اوپر ایک + کی شکل بنی ہوئی تھی جسکا ہم میں سے کسی نے خاص نوٹس نہیں لیا۔ ایک دفعہ آپ یہاں تشریف لائے تو اس سٹینڈ کو دیکھ کر پوچھنے لگے کہ کیا اس اوپر کی صلیب کا سائنسی پیمائیش کے کام سے کوئی تعلق بنتا ہے ہماری طرف سے جواب نفی میں سن کر فرمایا آپ اس سٹینڈ کے اوپر مینار کی شکل بنا سکتے ہیں۔ تو بنا دیں۔ چنانچہ صلیب کا نشان ہٹا کر مینار کی شکل اختیار کر لی گئی۔ یہ وہ شکل ہے جو آپ اب دیکھ رہے ہیں۔ یعقوب صاحب ساری باتیں خوب غور سے سنتے رہے اور یقیناً جماعت کے حوصلہ اور عزم کا اندازہ ڈاکٹر صاحب کی گفتگو سے کرتے رہے ہوں گے۔

دارالنصر کی پہاڑی کے دامن میں جہاں بجری کے کام اور ٹرانسپورٹ کی گرد اڑنے کا نہ بند ہونے والا سلسلہ جاری رہتا تھا ڈاکٹر صاحب کا مکان تھا۔ اس مکان کا سرسبز شاداب ماحول صاف ستھرے گھر کو دیکھ کر اندازہ کرنا مشکل تھا کہ یہ سب کچھ ایسے ماحول میں کیسے ممکن ہو گیا ہے۔ کئی پھل دار درخت بھی اپنی بہار دکھاتے تھے۔ مجھے ان درختوں کے میٹھے پھل بھی کھانے کا موقعہ ملا۔ ڈاکٹر صاحب کی انتھک مسلسل محنت والی عادت دیکھ کر اندازہ کرنا آسان ہو گیا کہ یہ میٹھے میٹھے پھل پیدا ہونے کا راز کیا ہے۔

ڈاکٹر صاحب نہ صرف شعبہ فزکس میں ایم۔ ایس۔ سی کا آغاز کرنے والے تھے بلکہ اس شعبہ کے کئی سال سربراہ رہے۔ اس دوران کالج کے بی۔ اے بی۔ ایس۔ سی کے تدریس کے اوقات سے آپ کے شعبہ کے اوقات مختلف صبح بھی ہوتے اور شام کو بھی ہوتے تھے پھر طلباء کو گھر کرنے کے لئے بھی خوب کام ملتا۔ طلباء کو کام سے سر اٹھانے کا وقت ہی نہ ملتا تھا۔ اس کے ساتھ ٹیسٹ اور امتحانات کا طے شدہ غیر رعایتی پروگرام بھی جاری رہتا تھا۔ سارے سلسلہ پر ڈاکٹر صاحب کی کڑی نگرانی رہتی تھی۔ اس سارے سلسلہ کے جاری و ساری رکھنے میں ڈاکٹر صاحب کی سختی مشہور تھی۔ مگر سال لبعد یا سمیسٹر کے بعد جب رزلٹ آتے تو طلباء فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوتے اکثر اوقات یونیورسٹی میں اوّل آنے والے طلباء بھی تعلیم الاسلام کالج کے شعبہ فزکس کے ہوتے تو پھر خان صاحب کی قدر اُجاگر ہوتی۔ آپ کی سختی پر سب کو پیار آتا۔

کھیل اور کھلاڑی کے معیار کا پیمانہ بھی آپ کا اچھے طالب علم کے پیمانے سے کم نہ تھا۔ ربوہ میں باسکٹ بال کے سالانہ کھیل ہوتے تھے۔ شروع کے سالوں میں ربوہ کی ٹیم کئی قومی ٹیموں کے مقابلے میں کامیاب ہوتی تھی۔ اور بعض دفعہ اوّل انعام کی مستحق قرار پاتی تھی۔ کچھ عرصہ کے لئے یہ آل پاکستان مقابلوں کا سلسلہ جاری رکھنے کی حالات نے اجازت نہ دی تو یہ کھیل نہ ہو سکے۔ کچھ عرصہ کے بعد یہ سالانہ کھیل پھر جاری کرنے کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ مگر ربوہ کی باسکٹ بال کی ٹیم کی تیاری کے خاطر خواہ انتظام کی پرواہ کئے بغیر سالانہ کھیل شروع کر دیئے گئے۔ اس کی ایک میٹنگ میں ڈاکٹر صاحب کا ردعمل جاننے کا موقعہ ملا۔ آپ کو یہ بہت احساس تھا کہ ربوہ کی ٹیم کا معیار اس معیار پر آنا چاہیئے۔ جس معیار کے کھیل ہم یہاں منعقد کرواتے ہیں۔ چنانچہ ایک بار پھر باسکٹ بال سے آپ کی دلچسپی شروع ہو گئی۔ آپ نے کھلاڑیوں کی ٹریننگ کے لئے گراؤنڈ میں باقاعدگی سے آنا شروع کر دیا۔

ڈاکٹر صاحب کی متحرک شخصیت بڑی مؤثر بھی ثابت ہوئی۔ شعبہ فزکس کے طلباء اور اساتذہ جن کا آپ سے تعلق رہا ان میں آج بھی وہ خصوصیات نمایاں نظر آتی ہیں جو خان صاحب کی نمایاں صفات تھیں یعنی خوب محنت کرنا آگے بڑھنا اور اپنی صلاحیت کو منوانا۔ فزکس کے شعبہ سے تعلق رکھنے والے لوگ کئی ملکوں میں آج بھی اس حقیقت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

آپ سائینس کے شعبہ سے تعلق رکھتے ہوئے۔ اردو ادب سے گہرا لگاؤ رکھتے تھے۔ شعر کہنے کا ادبی محفلوں کے علاوہ عام مجلسی گفتگو میں خوب ملکہ رکھتے تھے۔ علمی مجلسوں میں شمولیت کا بڑا ذوق تھا۔ خوب مجلسی شخصیت کے مالک اور زندہ دل انسان تھے۔ ربوہ کے علمی، ادبی حلقوں اور جماعتی خدمات کی تاریخ میں آپ کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا۔

بقیہ: صـ ۱ سے آگے

اس خیال سے کہ تم نیک ہو اور وہ بھی نیک ہو جائیں گے تو اس طرح تم اپنے فرض سے سبکدوش نہیں ہو سکتے۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے تم اپنے اہل کے ذمہ دار ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمایا (ـ) کہ ہر ایک تم میں سے راعی اور بادشاہ ہے اور وہ اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ بچپن میں تربیت صحیح کے بغیر بڑے ہو کر ان کی اصلاح کی امید رکھنا سخت غلطی ہے۔ دین کی درستی اور اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ پہلے ظاہری اخلاق درست ہوں۔ اگر بچپن میں ان کے دل میں مقاماتِ مقدسہ کا احترام نہیں اور وہ ایسے مقامات پر شور اور شر کرتے ہیں اور ماں باپ ان کو ایسی حرکت سے نہیں روکتے۔ تو وہ اس بات کے لئے ان کو تیار کر رہے ہیں کہ بڑے ہو کر دینی امور میں وہ تمسخر اور استہزاء سے کام لیں اور ان کے دلوں میں شعائر دین کی کچھ عزت و وقعت نہ رہے۔ اس لئے میں آپ کو اس قسم کی تربیت کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔"

(خطبہ عیدالاضحیٰ فرمودہ ۱۲ جولائی ۱۹۲۵ء)

عنوان مقابلہ مضمون نویسی خدام برائے سہ ماہی اوّل : " ایثار " (آخری تاریخ ۱۵ جنوری ۱۹۹۲ء)

(مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

س:۔ مہاجرات قادیان ربوہ میں کب رہائش پذیر ہوئیں۔ اور ان کی تعداد کیا تھی۔

ج:۔ کم وبیش دوصد مستورات وچھے رتن باغ لاہور کی مختلف عمارتوں میں اکتوبر ۱۹۴۷ء سے اپریل ۱۹۴۹ء تک مقیم رہے۔ ان میں سے زیادہ درویشانِ قادیان اور مربیوں کے اہل وعیال اور کچھ بے سہارا اور معذور مستورات تھیں۔ اپریل ۱۹۴۹ء کے جلسہ سالانہ پر حضور نے ان سب کو ربوہ منتقل کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ اور ان کی جائے رہائش کو "دارالخواتین" نام دیا۔

س:۔ ربوہ میں مستورات کا پہلا جلسہ سالانہ کب منعقد ہوا۔

ج:۔ ربوہ میں پہلا جلسہ سالانہ اپریل ۱۹۴۹ء میں منعقد ہوا۔ جس میں بہت سی لجنات نے بالٹیاں، چمچ، لالٹینیں وغیرہ کثیر تعداد میں مہیا کیں۔ نیز حضور کی تحریک پر بہت سی مستورات اپنے ساتھ تین سیر گندم یا آٹا لائیں۔

س:۔ لجنہ اماء اللہ کی تیسری شوریٰ کب اور کہاں ہوئی۔

ج:۔ لجنہ اماء اللہ کی تیسری شوریٰ ۱۶، ۱۷ اپریل ۱۹۴۹ء کو ربوہ میں ہوئی۔ جس میں پچاس لجنات کی نمائندگان شامل ہوئیں۔

س:۔ ربوہ میں نصرت گرلز ہائی سکول کب قائم ہوا؟

ج:۔ قادیان سے ہجرت کے بعد فوری طور پر یہ سکول رتن باغ لاہور میں شروع ہوا۔ ۲۵ر اپریل ۱۹۴۹ء کو یہ سکول ربوہ میں منتقل ہوا۔ ربوہ میں کھلنے والا یہ پہلا سکول تھا۔ جو بیرکوں میں شروع ہوا۔ طالبات کی تعداد اسّی تھی۔

س:۔ ربوہ میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا پہلا اجلاس کب ہوا۔؟

ج:۔ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۴۹ء کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا ربوہ میں پہلا اجلاس ہوا۔ جس میں ربوہ کی لجنہ کو دو حلقوں میں تقسیم کرنے کا فیصلہ ہوا۔ ایک ریلوے لائن کے شمال اور دوسرا جنوب کا حلقہ تھا۔

س:۔ ربوہ میں پہلی تعلیم القرآن کلاس کب لگائی گئی۔ طالبات کی کل کتنی تعداد تھی۔

ج:۔ ربوہ میں پہلی تعلیم القرآن کلاس ۱۹۴۹ء کے رمضان المبارک میں شروع ہوئی۔ ۲۰ر رمضان سے ۲۷ر رمضان تک کل تعداد ۲۵ر طالبات شریک ہوئیں گیارہ ربوہ اور چودہ بیرون ربوہ سے آئیں۔

س:۔ سیّدنا حضرت فضل عمر نے ربوہ میں مستقل رہائش کب اختیار کی۔

ج:۔ حضور ربوہ میں مستقل رہائش کے لئے لاہور سے ۱۹ ستمبر ۱۹۴۹ء کو تشریف لائے۔ اور عارضی کچے مکانوں میں رہائش اختیار کی۔

س:۔ ربوہ میں لجنہ اماء اللہ کا دفتر کب تعمیر ہوا۔

ج:۔ ربوہ میں لجنہ اماء اللہ کا دفتر دو کچے کمروں پر مشتمل ستمبر ۱۹۴۹ء میں تعمیر ہوا۔

س:۔ بیت المبارک ربوہ کا سنگِ بنیاد کب رکھا گیا۔ مستورات نے کتنی اینٹیں پیش کیں۔

ج:۔ ۳ر اکتوبر ۱۹۴۹ء کو حضرت فضل عمر نے قرآنی دعاؤں کے ساتھ بیت المبارک کا سنگِ بنیاد رکھا۔ تین اینٹیں خاندان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بیگمات اور تین اینٹیں (قادیان سے آئی ہوئی) رفیقات نے پیش کیں۔

س: ۱۹۴۹ء میں بیرون ملک کہاں کہاں لجنات قائم ہوئیں۔

ج:۔ ۱۹۴۹ء میں بیرونی ممالک میں نیروبی اور لندن کی لجنات کے علاوہ امریکہ میں مرکزی لجنہ اماء اللہ کا قیام عمل میں آیا۔

س:۔ پاکستان میں پہلی بار دستکاری کی نمائش کب لگائی گئی۔

ج:۔ ۱۹۴۹ء کے سالانہ جلسہ پر پاکستان میں لجنہ اماء اللہ نے پہلی بار صنعتی نمائش لگائی۔

س:۔ بیتِ مبارک ہالینڈ کے لئے چندہ کی تحریک کب ہوئی۔

ج:۔ ۱۹۵۰ء میں ہیگ ہالینڈ میں بیت الذکر کی تعمیر کے لئے تحریک فرمائی گئی۔

س:۔ کل کس قدر رقم کے لئے تحریک ہوئی۔

ج:۔ اس بیت کی تعمیر مستورات کے ذمہ لگائی گئی۔ شروع میں ساٹھ ہزار روپیہ کی تحریک ہوئی۔ بعد میں خرچ بڑھ گیا۔ اس چندہ میں پاکستان کی مستورات کے علاوہ بیرون پاکستان کی لجنات اور احمدی خواتین نے بھی حصہ لیا۔ کل ۱۷۵،۰۰۰ روپیہ خرچ ہوا۔

س:۔ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی پہلی عمارت کا سنگ بنیاد کب رکھا گیا۔

ج:۔ ۳۱ مئی ۱۹۵۰ء کو صبح ساڑھے چھ بجے سیدنا حضرت فضل عمر نے اپنے دست مبارک سے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے دفتر کا سنگ بنیاد رکھا۔

س:۔ سیدنا حضرت فضل عمر نے کتنی اینٹیں رکھیں۔

ج:۔ حضور نے تین اینٹیں نصب فرمائیں۔ یکم جون ۱۹۵۰ء کو حضرت اماں جان نے اپنے دست مبارک سے اینٹ رکھی۔

س:۔ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ پر کل کس قدر رقم خرچ ہوئی۔

ج:۔ تقریباً ۸۰ر ہزار روپیہ کی لاگت سے یہ دفتر پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

س:۔ ربوہ سے ماہنامہ مصباح کب جاری ہوا۔

ج:۔ اپریل ۱۹۵۰ء میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام احمدی خواتین کا ماہنامہ "مصباح" ربوہ سے شائع ہونا شروع ہوا۔

س:۔ ربوہ سے مصباح کے اجراء پر اس کی پہلی ایڈیٹر کون مقرر ہوئیں۔

ج:۔ ربوہ سے مصباح کے اجراء پر اس کی پہلی ایڈیٹر امۃ اللہ خورشید صاحبہ بنت مولانا ابوالعطا صاحب جالندھری مقرر ہوئیں۔

س:۔ ربوہ میں مصباح کا پہلا پرچہ کہاں پر طبع ہوا۔

ج:۔ ربوہ میں مصباح کا پہلا پرچہ پنجاب الیکٹرک پریس لائل پور (فیصل آباد) میں طبع ہوا۔

س:۔ امۃ الحیٔ لائبریری کا احیاء کب ہوا۔

ج:۔ یکم نومبر ۱۹۵۰ء کو دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ میں امۃ الحیٔ لائبریری کا احیاء ہوا۔ اس وقت لائبریری میں ۲۰۴ کتب موجود تھیں۔

س:۔ ۱۹۵۰ء میں ربوہ سے باہر کن کن لجنات کے جلسوں میں حضرت فضل عمر نے مستورات سے خطاب فرمایا۔

ج:۔ ۱۹۵۰ء میں ربوہ سے باہر لجنہ اماء اللہ لاہور، کوئٹہ، کراچی کے جلسوں میں حضور نے خطاب فرمایا۔

س:۔ ۱۹۵۰ء کے ملکی انتخابات میں لجنہ نے کس قدر خدمات سرانجام دیں

ج: حضرت سیدہ ام داؤد کی نگرانی میں احمدی خواتین نے مستورات ووٹرز کی فہرستیں بمعہ نام و مکمل پتہ جات تیار کیں۔ اور پولنگ کے موقع پر ربوہ کے علاوہ چنیوٹ، احمد نگر، کھڑکن، کوٹ میر شاہ وغیرہ دیہات میں جاکر عورتوں کو ووٹ کی اہمیت بتا کر ووٹ ڈلوائے۔

س:۔ جامعہ نصرت کے قیام کا فیصلہ کب ہوا۔

ج:۔ جلسہ سالانہ ۱۹۵۰ء پر سیدنا حضرت فضل عمر نے جامعہ نصرت کے قیام کا اعلان فرمایا۔ اور حضرت سیدہ امّ متین صاحبہ کو اس کا نگران مقرر فرمایا

س:۔ جامعہ نصرت ربوہ کا افتتاح کب ہوا۔

ج:۔ ۱۴ر جون ۱۹۵۱ء بروز جمعرات حضرت فضل عمر نے جامعہ نصرت کا افتتاح فرمایا۔

س:۔ زنانہ کالج جامعہ نصرت کے قیام کی کیا غرض تھی۔

ج:۔ اس کالج کے قیام کی غرض یہ تھی۔ کہ اس میں تعلیم حاصل کرنے والی طالبات دینی روح بھی اپنے اندر پیدا کریں۔ اور بنی نوع انسان کی خدمت کا جذبہ بھی اپنے اندر پیدا کریں۔

س: جامعہ نصرت کے افتتاح کے وقت کتنی طالبات داخل ہوئیں۔

ج:۔ جامعہ نصرت کے افتتاح کے وقت ۱۶ طالبات نے داخلہ لیا۔ جن پر حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ اور صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسماعیل صاحب بھی شامل تھیں۔

س:۔ جامعہ نصرت کی پہلی پرنسپل کون مقرر ہوئیں۔

ج:۔ جامعہ نصرت کی پہلی پرنسپل محترمہ فرخندہ بیگم صاحبہ اہلیہ سیّد محمود اللہ شاہ صاحب مقرر ہوئیں۔ ان کے تقرر سے قبل حضرت سیدہ امّ متین صاحبہ بطور ڈائریکٹریس پرنسپل اور لیکچرر کے فرائض سرانجام دیتی رہیں۔

س:۔ زنانہ کالج سب سے پہلے کس عمارت میں شروع ہوا۔

ج: سب سے پہلے سیدنا حضرت فضل عمر نے زنانہ کالج کے لئے اپنی ایک کوٹھی عنایت فرمائی جو چار کمروں پر مشتمل تھی۔ پھر دفتر لجنہ کے تین کمروں میں منتقل ہوا۔ پھر اپنی عمارت میں۔

اگر آپ طالب علم ہیں تو خوب محنت کر کے دوسروں سے آگے نکلنے کی کوشش کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۸۲۹۱ میں فتح احمد جاوید ولد مبارک احمد صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ ناصر آباد بھکی روڈ شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۱-۳-۲۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ برقبہ ۱۲ مرلہ واقع جوہر ٹاؤن لاہور کے ۱/۲ حصہ کا مالک ہوں۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۷۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد فتح احمد جاوید محلہ ناصر آباد بھکی روڈ شیخوپورہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ملک خالد محمود صاحب وصیت نمبر ۲۱۲۴۷۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ملک بشیر منظور سیکرٹری مال شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۸۲۹۲ میں رفیق احمد قمر ولد میاں غلام نبی قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جنڈیالہ روڈ شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۱-۳-۲۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رفیق احمد قمر جنڈیالہ روڈ نزد مچھلی فارم شیخوپورہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ملک بشیر منظور سیکرٹری مال شیخوپورہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ملک خالد محمود وصیت نمبر ۲۱۲۴۷۔

مسل نمبر ۲۸۲۹۳ میں حفیظ احمد ولد چوہدری مشتاق احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ پنشنر عمر ۶۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملیر کینٹ کراچی۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۱-۹-۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان نمبر ۲۶۴ برقبہ ۱۲۰ مربع گز کینٹ بازار ملیر کینٹ مالیتی ۲٬۵۰٬۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۱۲۵/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حفیظ احمد ۲۶۴ کینٹ بازار ملیر کینٹ کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری صغیر احمد صاحب چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ عبد الباسط مومن وصیت نمبر ۲۶۳۷۲

مسل نمبر ۲۸۲۹۴ میں چوہدری محمد اسلم ولد چوہدری شیر محمد صاحب قوم گجر پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رنیو کے P.O. بدر کے ضلع سیالکوٹ حال کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۱-۱۰-۱۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زرعی زمین برقبہ ۵ ایکڑ مالیتی ایک لاکھ روپے۔ (۲) سکنی مکان واقع رنیو کے ضلع سیالکوٹ کا ۱/۳ حصہ مالیتی ۱۵۰۰۰/- روپے۔ کل جائیداد مالیتی ۱۱۵۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۳۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں اور مبلغ ---- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد

باقی ص ۸ پر

بقیہ: ص ۴ سے آگے

خامی جو اس کا بنیادی طریقہ تدریس ہے وہ یہ ہے کہ بچوں کو بالکل کھلی فضاء بغیر کسی دباؤ اور تحکم (DIRECTION) کے مہیا کی جاتی ہے۔ تاکہ بچوں کے جوہر کھلیں۔ اور خود اعتمادی پیدا ہو۔ لیکن اس طریقہ تدریس کی اور خوبیوں کے ساتھ ساتھ ان میں اطاعت کرنے کا مادہ نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔ وہ اپنی جبلی تقاضوں کے مطابق سکول میں وقت گذارتے ہیں ان کے جبلی تقاضوں کو TAME (تربیت سے سدھانا) نہیں کیا جاتا اگر پہلے جبلی تقاضوں کو نشوونما (FLOURISH) پانے کا موقعہ دیا جائے اور کوئی روک ٹوک نہ ہو تو بعد میں ان کو قابو کرنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس طرح کی فضا میں ایک دوسرے پر برتری حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے مگر یہ معاملہ "جس کی لاٹھی اس کی بھینس" کا سا ہو جاتا ہے۔ پھر یہ بھی خیال کیا جاتا ہے اس فضا میں لیڈر بنتے ہیں۔ سارے تو لیڈر نہیں بن سکتے۔ جس میں فطری رجحان ہوگا اس کو مناسب ماحول ملے گا۔ تو وہی بن سکے گا۔

ہمیں جبلی تقاضوں کے سیلاب بننے سے قبل ہی بند باندھنے ہوں گے۔ یہی تربیت کا زمانہ ہے۔ کیونکہ بچوں کو آزاد چھوڑنے سے مثبت پہلوؤں کے ساتھ ساتھ منفی پہلو بھی پنپیں گے اور زور پکڑیں گے۔

مثبت پہلوؤں کو (TRACE) تلاش کر کے ان کو ابھارنا ہوگا۔ اور منفی پہلوؤں کی حوصلہ شکنی کرنی ہو گی۔

استاد کو بڑی ہوشیاری سے یہ دیکھنا ہوگا کہ کون سا بچہ غصے سے بے قابو (AGGRESSIVE) ہو رہا ہے۔ اسے تھوڑا (UNDER PRESSURE) دباؤ میں رکھنا ہوگا۔ کون سا بچہ دباؤ کا شکار ہو رہا ہے۔ اسے حوصلہ دلانا ہوگا۔ اور ENCOURAGE کرنا ہوگا۔

ہر بچہ کو انفرادی توجہ دے کر اس کی ذہنی صلاحیت وجسمانی قوت کو اس کی استطاعت کے مطابق استعمال کرنا ہوگا۔

۵.و ٹیسٹ کے بغیر بھی گہرے مشاہدے سے معلوم ہو جاتا ہے جب بچے کلاس میں ہوں یا کھیل رہے ہوں کہ کون سے بچے میں کون سی صلاحیتیں نظر آرہی ہیں۔

ہر بچہ کے بارے میں ریکارڈ رکھا جائے۔ اور پھر ساتھ ساتھ اس کے میلان اس کی ترقیات اور ان میں کمی بیشی اور ان کی وجوہات بھی معلوم کر کے ریکارڈ رکھی جائیں۔

ٹیچرز ترجیحی طور پر "ماں" نہیں ہونی چاہئیے۔ تاکہ OBJECTIVELY مشاہدہ کر سکے۔ حضرت امام جماعت (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا کہ ماں اپنے بچوں کے لئے جتنی شفیق ہوتی ہے دوسرے بچوں کے لئے اتنی ہی نقاد ہوتی ہے۔

سب سے ضروری بات دعا ہے ماں باپ ہر لحظہ بچوں کی دین ودنیا میں بھلائی کے لئے دعا کرتے رہیں۔ دعا سے دلوں میں تبدیلی لائی جا سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ اس کی راہ میں وقف فوج سے ان منصوبوں سے بڑھ چڑھ کر ترقی دے جو اس وقت حضرت امام جماعت کے ذہن میں ہیں۔ (اے خدا تو ایسا ہی کر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ امریکی فوج کے جنرل ہور نے کہا ہے کہ پاکستان کو پریشان نہیں ہونا چاہیئے ہم بھارت کو تھانیدار نہیں بنائیں گے۔ انہوں نے پاکستانی بری افواج کے سربراہ کے اعزاز میں استقبالیہ میں اخبار نویسوں سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے لئے ایٹمی پروگرام اپریل ۱۹۹۰ء کی سطح تک لے جانا ممکن نہیں ہے لیکن ہماری یہ شرط ہے۔

○ پیپلز پارٹی کے لیڈر مسٹر پرویز صالح نے کہا ہے کہ وزیراعظم اور محترمہ بے نظیر بھٹو کی ملاقات کے دوران صدر اور چیف آف آرمی سٹاف کی موجودگی ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم اور قائد حزب اختلاف کے درمیان یہ طے پا جانا چاہیئے کہ مارشل لاء کبھی نہیں آئے گا اور دھاندلی کے امکانات سے پاک انتخابی قوانین بنائے جائیں گے۔ سارے معاملات طے کرنے کے لئے چیف آف آرمی سٹاف کی رضامندی ضروری ہے۔ پیپلز پارٹی کے لیڈر نے بات چیت کے لئے سات نکاتی فارمولا پیش کر دیا ہے۔

○ حیدرآباد میں ایم کیو ایم کے کونسلر کو قتل کر دیا گیا۔ کونسلر اپنے بچوں کو سکول چھوڑنے گیا تھا کہ دہشت گردوں کی گولی کا نشانہ بن گیا۔

○ پاکستان بار کونسل نے ایک متفقہ قرارداد میں عدلیہ کے ان اختیارات کو بلاجواز اور دخل در معقولات قرار دیا ہے جن میں وکلاء کو بعض ڈسپلن کا پابند کیا گیا ہے۔ وکلاء کا کہنا ہے کہ وکلاء کے تمام ایسے رولز کا اختیار پاکستان بار کونسل کو ہے۔ وکلاء نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ آئندہ سپریم کورٹ کی طرف سے بلائی گئی کسی جوڈیشل کانفرنس میں شریک نہیں ہوں گے۔ پاکستان بار کونسل نے اپنے اعلان میں کہا ہے کہ سپریم کورٹ نے انسانی حقوق پر عمل درآمد کا جو طریق وضع کیا ہے وہ قابل عمل نہیں ہے۔

○ صدر مملکت نے ایک سینیٹر کے ذریعے آل پارٹیز کانفرنس کے سربراہ نوابزادہ نصراللہ خان سے رابطہ کیا ہے۔ صدر نے اپنی حمایت کے لئے مذہبی لیڈروں سے بھی رابطہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اس وقت تک بلاول ہاؤس میں منتقل ہونے سے انکار کیا ہے جب تک ان کی سلامتی کی واضح یقین دہانی نہیں کروا دی جاتی۔

○ واپڈا کے چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل زاہد علی اکبر نے اپنا چارج دوبارہ سنبھال لیا ہے۔

○ امریکہ میں پاکستانی سفیر سیدہ عابدہ حسین نے کہا ہے کہ امریکہ ہمیں کھلی منڈی میں اسلحہ کی خریداری سے نہیں روک سکتا۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ الذوالفقار کی سرپرستی کرنے والوں سے نہیں تاہم اپوزیشن پارٹیوں سے مذاکرات ہو سکتے ہیں۔

○ وزیراعظم اور محترمہ بے نظیر بھٹو کے درمیان اسی ماہ ملاقات ہو گی فریقین کی طرف سے ملاقات پر آمادگی کا اظہار کیا گیا ہے۔

○ نواب شاہ ائرپورٹ کے اردگرد جنگل میں شدید آگ لگ گئی۔ ائرپورٹ دھوئیں کے بادلوں میں چھپ گیا۔ آتشزدگی کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی

○ وزیر اعلیٰ سندھ نے کہا ہے کہ سندھ میں بلدیاتی انتخابات کے شیڈول کا اعلان رمضان المبارک کے بعد کیا جائے گا

○ پاکستان نے سری لنکا کو تیسرے ٹیسٹ میں ہرا کر ٹیسٹ میچوں کی سیریز جیت لی ہے۔

○ انجمن سپاہ صحابہ نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے نچلی سطح پر انقلاب کا آغاز کر دیا ہے حالیہ بلدیاتی انتخابات میں ہم نے ۵۷ نشستیں جیت لی ہیں۔

غیر ملکی خبریں

○ واشنگٹن میں ہونے والے مشرق وسطی امن مذاکرات میں عرب وفد شرکت پر راضی ہو گیا ہے۔ عرب وفد نے یہ فیصلہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی طرف سے ۱۲ فلسطینیوں کو بے دخل کرنے کے اسرائیلی فیصلے کے خلاف قرارداد مذمت پاس ہونے کے بعد کیا ہے تاہم اسرائیل نے اب بھی بے دخلی کا یہ فیصلہ واپس نہیں لیا۔

○ یوگوسلاویہ کی وفاقی حکومت نے ایک ہیلی کاپٹر کو مار گرایا ہے جس کے نتیجے میں ۵ یورپی مبصر ہلاک ہو گئے ہیں۔ یہ مبصر یوگوسلاویہ میں جنگ بندی کی نگرانی کر رہے تھے۔ یوگوسلاویہ کی وفاقی حکومت نے اس واقعہ پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اس کی تحقیقات کرانے اور ملزمان کو قرار واقعی سزا دینے کا اعلان کیا ہے۔ یوگوسلاویہ کی وفاقی حکومت نے فوری طور پر اپنی فضائیہ کے سربراہ کو برطرف کر دیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ ایک اور ہیلی کاپٹر پر بھی حملہ کیا گیا تھا۔ اس میں بھی ایک یورپی مبصر اور دیگر لوگ سوار تھے تاہم یہ ہیلی کاپٹر بچ گیا۔

○ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے یوگوسلاویہ کا ہیلی کاپٹر گرنے کی مذمت کی ہے۔

○ روس کے سابق وزیر خارجہ مسٹر ایڈورڈ شیوارنا دزے نے کہا ہے کہ وہ جارجیا میں جمہوریت کے قیام کے لئے اپنی کوششیں کرنے پر تیار ہیں انہوں نے کہا کہ میں کسی ریاست میں کشت و خون نہیں دیکھ سکتا۔

بقیہ صفحہ ۲ سے آگے

پیدا کر دے تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ چوہدری محمد اسلم ۵۴۔۵ پاکستان مشین ٹول فیکٹری کالونی کراچی نمبر ۳۴۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ کراچی نمبر ۳۴ صدر موصیان۔ گواہ شد نمبر۲۔ اقبال حسین وصیت نمبر ۲۵۶۶۲۔

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک۔ ربوہ
اوقات کار: ۳½ شام تا ۷ بجے
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی
جائیداد کی خرید و فروخت
ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
ریلوے روڈ رحمت بازار۔ ربوہ
فون گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱

پتہ

جوب مفید اٹھراء
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون ۶۳۴
چھوٹی شیشی: ۱۶ روپے، بڑی شیشی ۴۸ روپے

قدرت ثانیہ کے مظہر اول کے مشہور شاگرد
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
○ بے اولاد ○ نرینہ اولاد سے محروم ○ اٹھراء ○ بچوں کا سوکھا پن
مرکز گوجرانوالہ فون ۷۴۸۴۴ / ۷۶۴۹۷ ۔ ۴۳۱
مرکز ربوہ فون ۹۰۶-۴۵۲۴ ○ لاہور
مرکز اسلام آباد، قلعہ کالر والا، ملتان، کراچی